قادیانی لوگ اپنی الگ مذہبی پہچان بنائیں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: قادیانی لوگ اپنی الگ مذہبی پہچان بنائیں

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۳۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

www.facebook.com/darahlesunnat

idarakhutbatejuma@gmail.com :

00971559421541:

00923458090612 :

آن لائن

۱۴۴۶ھ/۲۰۲۴ء

قادیانی لوگ اپنی الگ مذہبی پہچان بنائیں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

"نظریۂ مُساوات" کی آڑ میں قادیانیوں کے حقوق کا واویلا

گزشتہ چند ماہ سے "عقیدۂ ختم نبوّت" اور "نامُوسِ رسالت" کو مختلف مقدّمات کی شکل میں، الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) پر موضوعِ بحث بنایا جا رہا ہے، اور یہ پروپیگنڈہ (Propaganda) کیا جا رہا ہے، کہ نظریۂ مُساوات[۱] (Equality) پر یقین رکھتے ہوئے، تمام مذاہب (اسلام، عیسائیت،

(۱) "نظریۂ مُساوات" سننے کی حد تک بہت اچھا لفظ ہے، لیکن یہاں اس کا وہ مطلب (طبقاتی برابری) ہرگز نہیں، جو ہم مسلمان عام طَور پر لیتے ہیں، بلکہ یہاں "نظریۂ مُساوات" سے سرمایہ دارانہ نظام کے پیَروکاروں کا بنیادی عقیدہ ایکویلٹی (Equality) مُراد ہے، جس کا معنی یہ ہے کہ "ہر انسان اپنی مطلق العنان رُبوبیت (خدائی) کا دعویٰ کرنے میں (معاذاللہ)

=

یہودیت، ہندو مَت اور سکھ مَت وغیرہ) کو برابر سمجھا جائے، ان کی "مذہبی آزادی" کو یقینی بنایا جائے! اور مذہب کو نجی زندگی تک محدود کردیا جائے، یعنی جس کا جو دل چاہے وہ کرتا پھرے، اور حکومتی سطح پر اس سے کوئی باز پُرس یا روک ٹوک نہ کی جائے!۔

واضح رہے کہ آج کی نام نہاد سپر پاوَرز (So-Called Superpowers) لامذہب (Atheist) ہیں، اور وہ لوگ چاہتے ہیں کہ * اسلامی ممالک بھی ہماری طرح نظریۂ مُساوات (Equality) پر یقین رکھیں * اسی کو اپنائیں * اسی کے مطابق قانون سازی کریں * اور مذہب کو ہمارے نقطۂ نظر سے دیکھیں۔ جبکہ ایک مسلمان کے لیے ایسا کرنا کسی طَور پر ممکن نہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کے نزدیک مسلمان اور کافر ہرگز برابر نہیں!۔

لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ مغرب کے اس بیانیے (نظریۂ مُساوات) کو آج ہمارے لوگ بھی قبول کر رہے ہیں، جیسا کہ گزشتہ دنوں ایک ٹاک شو (Talk show) میں معروف پاکستانی صحافی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "احمدی جنہیں ہم قادیانی کہتے ہیں (پاکستانی مسلمانوں نے) ان لوگوں کی زندگی اجیرن کی ہوئی ہے، انہیں اپنی عبادت گاہ بنانے، نماز پڑھنے، اور قربانی کرنے سے روکتے ہیں، ان کا بکرا

=

یکساں حق بجانب ہے "یعنی ہر شخص اپنا خیر وشر متعیّن کرنے میں کسی خدا اور دِین کا محتاج وپابند نہیں، بلکہ آزاد اور مُساوی حق رکھتا ہے، اور اس آزادی(Freedom) میں تمام انسان برابر ہیں۔ گویا یہ بھی "عقیدۂ نبوّت" کا رَد ہے۔["تحسین خطابت ۲۰۲۳" نومبر، سرمایہ درانہ نظام اور اس کے نقصانات، ۲/۲۵۷]

(قربانی کا جانور) اٹھا کر لے جاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اگر دس ۱۰ ہزار کا خریدا ہے تو ہم اس کے بدلے میں پچیس ۲۵ ہزار روپے دینے کے لیے تیار ہیں، لیکن قربانی نہیں کرنے دیں گے، یہ سب کیا تماشا ہے بھئی!" وغیرہ وغیرہ[1]۔

ایسے ہی عید الاضحیٰ کے موقع پر بعض قادیانیوں نے شعائرِ اسلام کا غلط استعمال کرتے ہوئے، مسلمانوں کی طرح قربانی کرنے کی کوشش کی، تو پولیس نے حسبِ دستور و قانونِ پاکستان اُن کے خلاف کاروائی کی، جس پر ایک معروف سیاسی جماعت کے رَہنما خُوب بھڑکے، اور قادیانیت نوازی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے قومی اسمبلی (National Assembly) کے فلور (Floor) پر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ "قادیانیت ان کا مذہب ہے، اگر اللہ نے انہیں ہدایت نہیں دی تو کیا کریں؟ کیا جان سے ماردیں؟ کیا انہیں ٹینکوں کے آگے کھڑا کردیں؟"[2] وغیرہ وغیرہ۔

قادیانی کون ہیں؟

ایسے تمام صحافی، سیاستدان، لبرل کمیونٹی (Liberal Community)، اور نام نہاد ہیومن رائٹس (So Called Human Rights) کے علمبردار لوگ، قادیانیوں کے حقوق کی آڑ میں جو کنفیوژن (Confusion) پھیلا رہے ہیں، سب سے پہلے انہیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قادیانی کون ہیں؟

قادیان[3] میں مرزا غلام قادیانی نام کے ایک بدبخت شخص نے نبوّت کا جھوٹا

---

(1) https://www.youtube.com/watch?v=H9QFYuyavMs&t=204s
(2) https://www.youtube.com/watch?v=fQpdjpdwob8
(۳) "قادیان" (Qadian) ایک ہندوستانی شہر کا نام ہے، جو ضلع گرداسپور (District Gurdaspur) میں واقع ہے، یہ شہر قادیانیوں کے مرکز، اور مرزا غلام قادیانی کی جائے =

دعویٰ کیا، جن لوگوں نے اس کی پیروی کی اور اس پر اِیمان لائے، وہ قادیانی (مرزائی، احمدی، لاہوری) کہلوائے، وہ دائرۂ اسلام سے نکل گئے، اور "عقیدۂ ختمِ نبوّت" کے منکِر ٹھہرے!۔

"عقیدۂ ختمِ نبوّت" سے کیا مراد ہے؟

"عقیدۂ ختمِ نبوّت" مسلمانوں کے دِین واِیمان کی اَساس اور زندگی ومَوت کا مسئلہ ہے! اور اس سے مراد یہ ہے، کہ رسولِ اکرم ﷺ لفظی ومعنوی طَور پر خاتم النبیین ہیں، یعنی اللہ عزّوجلّ نے سلسلۂ نبوّت حضورِ اکرم ﷺ پر اس طرح ختم فرمادیا، کہ حضور ﷺ کے زمانے میں یا بعد میں، کوئی نیا ظِلّی یا اُمّتی نبی نہیں ہوسکتا۔ جو شخص حضورِ اکرم ﷺ کے زمانہ میں یا حضور کے بعد، کسی کو کسی بھی نَوعیت کی نبوّت کا ملنا جائز جانے، وہ کافر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے(۱)۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے خود اپنے لیے ظِلّی نبی، بُروزی نبی، اور اُمّتی نبی کے الفاظ استعمال کیے، اور اس کے پیروکاروں نے مرزا غلام قادیانی کو نبی اور رسول تسلیم کیا۔ لہٰذا مرزا قادیانی اپنے پیروکاروں سمیت "عقیدۂ ختمِ نبوّت" کا منکِر، اور دائرۂ اسلام سے خارج ہوگیا!۔

=

پیدائش ومدفن ہونے کی بنا پر مشہور ہے!۔
[https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%82%D8%A7%D8%AF%DB%8C%D8%A7%D9%86].

(۱) "بہارِ شریعت" "عقائد متعلقۂ نبوّت، حصہ ۱، ۱/۶۳، ملخّصاً۔

سلسلۂ نبوّت ہمیشہ کے لیے حضور نبیٔ کریم ﷺ پر ختم ہوچکا

سلسلۂ نبوّت ہمیشہ کے لیے حضور نبیٔ کریم ﷺ پر ختم ہوچکا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[1] "محمد اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے آخری ہیں!"۔

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا کہ "خاتم النبیین سے مراد یہ ہے، کہ رسول اللہ ﷺ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں سب سے آخری نبی ہیں"[2]۔

"تفسیرِ قُرطبی" میں ہے کہ "خاتم النبیین" کے یہ الفاظ تمام اگلے پچھلے علمائے اُمّت کے نزدیک کامل عُموم پر ہیں، جو نصِ قطعی (Explicit Scriptural Text) کے ساتھ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا"[3]۔

امام ابنِ کثیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ "یہ آیتِ مبارکہ اس مسئلہ میں نص (Scripture) ہے، کہ رسولِ اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اور جب رسولِ کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، تو رسول بدرجۂ اَولیٰ نہیں ہوسکتا؛ کیونکہ مقامِ نبوّت مقامِ رسالت سے عام (More Inclusive) ہے، ہر رسول نبی ہوتا ہے، مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا"[4]۔

---

(١) پ ٢٢، الأحزاب: ٤٠.

(٢) انظر: "جامع البيان" پ ٢٢، سورة الأحزاب، تحت الآية: ٤٠، ر: ٢١٧٦٥، الجزء ٢٢، صـ٢١.

(٣) "تفسير القُرطبي" سورة الأحزاب، تحت الآية: ٤٠، الجزء ١٤، صـ١٧٣.

(٤) "تفسير ابن كثير" پ ٢٢، سورة الأحزاب، تحت الآية: ٤٠، ٣/ ٤٩٥.

بزبانِ رسالت سلسلۂ نبوّت کے خاتمے کا اعلان

خود حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی اپنی زبانِ حق ترجمان سے، سلسلۂ نبوّت کے خاتمے کا اعلان کیا اور فرمایا: «وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزعُمُ أنّه نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي!»[1] "یقیناً میری اُمّت میں تیس ۳۰ جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں!"۔

سلسلۂ نبوّت منقطع ہو جانے کے بارے میں، حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنَّ الرِسَالَةَ وَالنُبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ! فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ!»[2] "یقیناً نبوّت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے، تو میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا نہ کوئی نبی!"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری نبی ہیں، اس بارے میں حضرت سیّدنا جُبَیر بن مُطعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

---

(١) انظر: "سنن أبي داود" أوّل كتاب الفِتن، ذكر الفِتن ودلائلها، ر: ٤٢٤٩، ٥/ ١٧، ١٧. "سنن الترمذي" أبواب الفِتن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتّى يخرجَ كذَّابون، ر: ٢٣٦٦، ٤/ ٨٢٧. [قال أبو عيسى:] هذا حديثٌ [حَسنٌ] صحيح.

(٢) انظر: "سنن الترمذي" أبواب الرؤيا عن رسول الله ﷺ، باب ذهبت النبوّة وبقيت المبشَّرات، ر: ٢٤٢٥، ٤/ ٨٣٢. [قال أبو عيسى:] هذا حديثٌ [حَسنٌ] صحيحٌ غريبٌ من هذا الوجه، من حديث المختار بن فلفل.

«وَأَنَا العَاقِبُ الذي ليس بعده نبيٌّ!»[1] "میں عاقب (آخری نبی) ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں!"۔

حضور نبئ کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، اس بارے میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَثَلِي وَمَثَلُ الأنبياءِ مِن قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتاً فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟!» "میری اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے، جس نے بہت اچھے انداز سے ایک گھر بنایا، اور اسے ہر طرح سے مزیّن کیا، سوائے اس کے کہ ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اُس گھر کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں، اور اظہارِ تعجب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ (اس گھر کی تکمیل کے لیے) یہاں ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی! پھر رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ!»[2]

---

(١) انظر: "صحيح البخاري" كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ر: ٣٥٣٢، ١/ ٩١١. "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ر: ٢٣٥٤، الجزء ٧، صـ٨٩. "سنن الترمذي" أبواب الاستئذان والآداب، باب ما جاء في أسماء النبيّ ﷺ، ر: ٣٠٥٢، ٤/ ٩٨٢. [قال أبو عيسى:] هذا حديثٌ حسنٌ صحيح.

(٢) انظر: "صحيح البخاري" كتاب المناقب، باب خاتم النبيّين ﷺ، ر: ٣٥٣٥، ١/ ٩١٢. "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ر: ٢٢٨٦، الجزء ٧، صـ٦٤.

"(سلسلۂ نبوّت کی) وہ آخری اینٹ میں ہی ہوں، اور میں خاتم النبیین ہوں!"۔

حضور نبئ کریم ﷺ کے بعد تاقیامت کسی کو نبوّت ملنی مُحال ہے

حضور نبئ کریم ﷺ کے بعد تاقیامت کسی اَور کو نبوّت ملنی مُحال (ناممکن) ہے۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "حضور پُرنور، خاتم النبیین، سیّد المرسَلین ﷺ کا خاتم، یعنی بعثت میں آخرِ جمیع انبیاء و مرسَلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا، ضروریاتِ دِین سے ہے، جو اس کا منکِر ہو، یا اس میں اَدنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے، کافر مرتَد ملعون ہے! آیۂ مبارکہ: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[1] "ہاں اللہ کے رسول ہیں، اور سب نبیوں کے آخری نبی ہیں"، اور حدیثِ متواتر: «لَا نَبِيَّ بَعْدِي!»[2] "میرے بعد کوئی نبی نہیں" سے تمام اُمّتِ مرحومہ نے سلَفاً وخلَفاً، ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضورِ اقدس ﷺ بلا تخصیص، تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے، حضور ﷺ کے ساتھ، یا حضور ﷺ کے بعد قیامِ قیامت تک، کسی کو نبوّت ملنی مُحال (ناممکن) ہے"[3]۔

---

(١) پ ٢٢، الأحزاب: ٤٠.

(٢) انظر: "صحيح البخاري" كتاب الأنبياء -صلوات الله عليهم- باب ما ذُكر عن بني إسرائيل، ر: ٣٤٥٥، ١/ ٨٩٨. "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء الأوّل فالأوّل، ر: ١٨٤٢، الجزء ٦، صـ١٧.

(٣) "فتاوی رضویہ" "کتاب الردّ والمناظرة، رسالہ "المبين ختم النبيين" ٢٢/ ٢٥۔

منکرِ ختمِ نبوّت کی سزا موت ہے

منکرِ ختمِ نبوّت کی سزا موت ہے، خود رحمتِ عالمیان ﷺ کی حیاتِ طیّبہ میں، اَسوَد عنسی اور مُسَیلمہ کذّاب جیسے بدبختوں نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اور کارِ نبوّت میں خود کو شریکِ کار ظاہر کرنے کی ناپاک جسارت کی، نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ملعون اَسوَد عنسی کا سر، تاجدارِ ختمِ نبوّت ﷺ کی حیاتِ طیّبہ ہی میں قلم کر دیا گیا، جبکہ مسَیلمہ کذّاب کے فتنے پر قابو پانے کے لیے خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں، قانونی اور ریاستی سطح پر کام کیا گیا، اور اس منکرِ ختمِ نبوّت کا سر قلم کرکے اسے واصلِ جہنم کیا گیا!۔

اَسوَد عنسی اور مسَیلمہ کذّاب کے جھوٹے دعوئ نبوّت سے متعلق، حدیث شریف میں حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ میں نے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، رسول اللہ ﷺ کے اس خواب کے بارے میں پوچھا، جس کا ذکر انہوں نے فرمایا تھا! اس پر حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے یہ ذکر کیا گیا کہ نبئ رحمت ﷺ نے فرمایا: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ إِسوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ!».

"مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو ۲ کنگن رکھ دیے گے، میں ان سے گھبرایا اور میں نے انہیں ناپسند کیا، پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں (کنگنوں) پر پھُونکا تو وہ اُڑ گئے، اور میں نے ان کی تعبیر یہ

لی، کہ دو۲ جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے!"۔ (اس حدیثِ پاک کے راوی) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی نے کہا، کہ (۱) ان میں سے ایک (علاقۂ صَنعاء کا) اَسوَد عنسی ہے، جس کو حضرت سیّدنا فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن میں قتل کیا، (۲) اور دوسرا مسَیلمہ کذّاب ہے"[1] جسے حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپہ سالاری میں لڑی گئی جنگِ یمامہ میں، حضرت سیّدنا وَحشی بن حَرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیزہ مارا، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار سے وار کیا، اور ان کے بھائی حضرت سیّدنا خبیب بن زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسَیلمہ کذّاب کو واصلِ جہنم کیا[2]۔

ایک اَور روایت میں سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ کریم میں مسَیلمہ کذّاب مدینۂ منوّرہ آیا اور کہنے لگا، کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے بعد خلافت میرے لیے مقرّر کر دیں، تو میں ان کی پیروی کر لُوں گا! وہ مدینۃ النبی میں اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ آیا تھا، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، حضور سروَرِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سیّدنا ثابت بن قیس بن شمّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، مسَیلمہ کذّاب کے ساتھیوں کی موجودگی کے باوُجود رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں ٹھہرے اور فرمایا: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ

---

(۱) انظر: "صحيح البخاري" كتاب المغازي [باب] قصّة الأسود العنسي، ر: ٤٣٧٩، ١/ ١٠٧٦.

(۲) انظر: "كشف اللثام" للسفاريني، كتاب الطهارة، الحديث ٨، ١/ ١٤٥، ١٤٦.

تَعْدُوَ أَمْرَ الله فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ!»[1] "(خلافت تو بڑی بات ہے) اگر تم مجھ سے اس شاخ کے ٹکڑے کا بھی سوال کرو، تو میں تم کو یہ بھی نہیں دُوں گا! اور تیرے متعلق اللہ عزّوجلّ کی جو تقدیر ہے تُو اُس سے بھاگ نہیں سکتا! اور اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالی تجھے ہلاک کر دے گا، اور میرا گمان ہے کہ تُو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا!"۔

بزبانِ رسالت منکرِ ختمِ نبوّت کی سزا کا تعیُّن

"عقیدۂ ختمِ نبوّت" اُمّتِ مسلمہ کے لیے کس قدر حسّاس مسئلہ ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ چودہ ۱۴ سو سال سے زائد عرصہ پر محیط، پوری تاریخِ اسلام میں کبھی کسی ایسے شخص کو برداشت نہیں کیا گیا، جس نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہو، یہی وجہ ہے کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مسَیلمہ کذّاب جیسے ملعون کی طرف سے سفارت کاری کا فریضہ انجام دینے والوں سے فرمایا: «وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلاً وَفْداً، لَقَتَلْتُكُمَا!»[2] "اگر میں سفیروں کو قتل کرنے والا ہوتا، تو ضرور تم دونوں کو قتل کر دیتا!"۔

---

(١) انظر: "صحيح البخاري" كتاب المناقب، ر: ٣٦٢٠، ١/ ٩٢٦، ٩٢٧.

(٢) انظر: "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن مسعود، ر: ٣٨٣٧، ٢/ ٦٩.

"مجمع الزوائد" كتاب الجهاد، باب النهي عن قتل الرُسل، ر: ٩٥٩٨، ٥/ ٤٠٥. [قال الهيثمي:] قلتُ: رواه أبو داود باختصار. رواه أحمد، وابن معيز لم أعرفه، وبقية رجاله ثِقاتٌ، وله طريق أتمّ من هذه في الحدود.

علمائے اُمّت کا اِجماع واتفاق

تمام علمائے اُمّت اس بات پر متفق ہیں، کہ حضور نبئ کریم ﷺ اللہ رب العالمین کے آخری نبی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر سلسلۂ نبوّت منقطع کر دیا گیا ہے، اب تاقیامت کسی بھی نَوعیت کا کوئی سچّا نبی نہیں آسکتا، اس پر پوری اُمّت کا اِجماع واتفاق ہے، جس میں کسی بھی تاویل وتخصیص کی کوئی گنجائش نہیں!۔

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "یقیناً اُمّت نے بالاِجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا نہ کوئی رسول، اور اس پر اِجماع واتفاق ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل وتخصیص نہیں، اور اس کا انکاری یقیناً اِجماعِ اُمّت کا انکاری ہے"[1]۔

مفسّرِ قرآن علّامہ سیّد شِہاب الدین محمود آلُوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "حضورِ اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے، جس پر قرآنِ کریم شاہد وناطق ہے، احادیثِ نبویّہ میں جس کو صراحۃً بیان فرمایا گیا ہے، اور اُمّت نے اس پر اِجماع واتفاق کیا ہے، لہٰذا جو شخص اس کے خلاف مدّعی ہو اسے کافر قرار دیا جائے گا، اور اگر وہ اس پر اِصرار اور ہٹ دھرمی کرے تو اُسے قتل کیا جائے گا"[2]۔

سزائے موت کا اختیار حاکمِ وقت کے پاس ہے

"یہ حکم تو سلطانِ اسلام (اسلامی حکومت) کے لیے ہے کہ اُسے سزائے

---

(١) "الاقتصاد في الاعتقاد" بيان من يجب تكفيره من الفرق، صـ١٣٧.

(٢) "رُوح المعاني" پ٢٢، سورة الأحزاب، تحت الآية: ٤٠، ١١/ ٢١٩، ٢٢٠.

موت دے، اور علماء و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُس کا رَد کریں؛ کہ قلم بھی ایک زبان ہے، اور زبان بھی ایک نیزہ ہے"[۱]۔

آئینِ پاکستان کی رُو سے قادیانی غیر مسلم (اقلیت) ہیں

یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جب عقیدۂ ختمِ نبوّت کا انکار کیا، اور نبوّت کا جھوٹا دعوی کیا، تو علمائے اسلام نے حکمِ شریعت بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو فَوری طَور پر کافر قرار دیا، لیکن اس کے باوُجود قادیانی خود کو مسلمان ہی کہتے رہے، اس پر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی (National Assembly Of Pakistan) کے اجلاس میں بلواکر، انہیں اپنا مَوقِف (stance) بیان کرنے کا پورا پورا موقع دیا گیا، لیکن وہ لوگ اس بحث (Debate) میں مکمل طَور پر ناکام رہے!۔

قومی اسمبلی کے اس اِجلاس کا مختصر اَحوال یہ ہے، کہ علمائے اہلِ سنّت کی تحریک اور قرارداد پر، ۵ اگست سے ۱۰ اگست تک ۶ دن، اور پھر ۲۰ اگست سے ۲۴ اگست تک ۵ دن، کُل گیارہ ۱۱ دن مرزا ناصر (سربراہ قادیانی گروہ) پر جرَح ہوئی۔ ۲۷ اگست ۲۸ اگست ۲ دن صدر الدین، عبد المنّان عمر اور مرزا مسعود بیگ (لاہوری گروپ کے نمائندوں) پر جرَح ہوئی۔ کُل تیرہ ۱۳ دن قادیانی اور لاہوری گروپس کے نمائندوں پر جرَح مکمل ہوئی۔ بالآخر طویل بحث و مُباحثے کے بعد، سات ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم (اقلیت) قرار دے دیا[۲]۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب الرد والمناظرۃ، رسالہ "حُسام الحرمین" تقریظ ۲۰، ۲۰/۲۷۲، ملتقطاً۔
(۲) اس اِجلاس کی مکمل کاروائی اور جرَح کی تفصیلات جاننے کے لیے، درج ذیل لنک کی طرف مُراجعت فرمائیں:
https://archive.org/details/NAProceedings1974/NA-Proceeding-1974.

مسلمان کی تعریف

نیز ختمِ نبوّت کے لفظی و معنوی انکار کا دروازہ بند کرتے ہوئے، آئینِ پاکستان کے آرٹیکل **۲۶۰** کی ذیلی دفعہ **۳** کی شِق (**الف**) میں، واضح لفظوں میں مسلمان کی تعریف بیان کی گئی، اور یہ لکھا گیا کہ "**مسلم**" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے، جو وَحدت و توحیدِ قادرِ مطلق اللہ ﷻ، خاتم النبیین حضرت محمد (ﷺ) کی ختمِ نبوّت پر مکمل اور غیر مشروط طَور پر ایمان رکھتا ہو، اور پیغمبر یا مذہبی مُصلح کے طَور پر کسی ایسے شخص پر، نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو، جس نے حضرت محمد (ﷺ) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم، یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے، پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو، یا جو دعویٰ کرے"[۱]۔

غیر مسلم سے کیا مُراد ہے

صرف یہی نہیں، بلکہ اسی مقام پر شِق (**ب**) کے تحت "**غیر مسلم**" کی تعریف بھی بیان کر دی گئی، اور بطور مثال بالخصوص قادیانیوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا گیا کہ "غیر مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو، اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بُدھ، یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ، یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو "احمدی" یا کسی اَور نام سے مَوسوم کرتے ہیں) کوئی شخص، یا کوئی بہائی[۲]، اور جَدْوَلی ذاتوں (Schedule Casts) میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے"[۳]۔

---

(۱) دیکھیے: "اسلامی جُمہوریہ پاکستان کا دستور" حصہ ۱۲، باب ۵، توضیح، ص۱۷۴۔

(۲) مرزا حسین علی نوری، عُرف بہاء اللہ (اِیرانی) کے مذہب کا پیَرو۔ ["فیروز اللغات" ص۲۳۸]

(۳) دیکھیے: "اسلامی جُمہوریہ پاکستان کا دستور" حصہ ۱۲، باب ۵، توضیح، ص۱۷۴۔

قومی اسمبلی کے فیصلے پر قادیانیوں کا ردِ عمل

قادیانیوں نے قومی اسمبلی کے اس فیصلے کو قبول نہیں کیا، ان کا نام نہاد خلیفہ بیرونِ ملک چلا گیا، اور مغربی ممالک (Western Countries) کے سامنے خود کو مظلوم دکھانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہ (قادیانی) خود کو مسلمان ظاہر کرتے رہے، اور مسلمانوں ہی کی طرح نماز، روزہ، زکات، حج اور قربانی کرتے رہے، مسلمانوں کی طرح ہی قرآن پڑھتے رہے، مسلمانوں کو دھوکہ دیتے رہے، خود کو مسلمان ظاہر کرکے قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے، اور تا حال کر رہے ہیں، جبکہ ایسا کرنا آئینی و قانونی اعتبار سے اسلام مخالف کاروائی ہے، جو ایک بہت بڑا جُرم ہے!۔

امتناعِ قادیانی آرڈیننس کیا ہے؟

قادنیوں کے دَجل وفریب اور مسلسل اسلام مخالف سرگرمیوں کے باعث، جب قومی سالمیت کو خطرات لاحق ہوئے، اور بدامنی وانتشار کی فضا بنی، تو قادیانیوں کو دھوکا دہی اور اسلامی شعائر کے استعمال سے روکنے، اور مسلمانوں کے دِین واِیمان کی حفاظت کے لیے، قانون سازی کی ضرورت محسوس کی گئی، لہذا اس سلسلے میں ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانی آرڈیننس [1] پاس کیا گیا، جو حسبِ ذیل نِکات پر مشتمل ہے:

(ا) تعزیراتِ پاکستان (Pakistan Penal Code) کی شِق **۲۹۸ ب** میں مذکور ہے کہ (ا) "قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہو، یا

---

(1) The Anti-Islamic Activities of Qadiani Group, Lahore Group and Ahmadis (Prohibition and Punishment) Ordinance 1984.

تحریری، یا مَرَئی نُقوش کے ذریعے:

(الف) رسولِ پاک حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی (اور) شخص کو "**امیر المؤمنین**"، "**خلیفۃ المسلمین**"، "**صحابی**"، یا "**رضِی اللہ تعالیٰ عنہ**" کے طور پر منسوب کرے، یا مخاطب کرے۔

(ب) رسولِ پاک حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجہ مطہَّرہ کے علاوہ کسی ذات کو "**اُم المؤمنین**" کے طور پر منسوب کرے، یا مخاطب کرے۔

(ج) رسولِ پاک حضرت محمد ﷺ کے خاندان (اہلِ بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو "**اہلِ بیت**" کے طور پر منسوب کرے، یا مخاطب کرے۔

(د) یا اپنی عبادت گاہ کو "**مسجد**" کے طَور پر منسوب کرے، یا مَوسوم کرے، یا پکارے۔

اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید، اتنی مدّت کے لیے دی جائے گی، جو تین ۳ سال تک ہو سکتی ہے، اور جُرمانے کا مُستَوجِب ہو گا۔

(۲) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں، یا تحریری، یا مَرَئی نُقوش کے ذریعے، اپنے مذہب میں عبادت کے لیے بلانے کے طریقے، یا صورت کو، اذان کے طَور پر منسوب کرے، یا اس طرح اذان دے جس طرح کہ مسلمان دیتے ہیں، اُسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدّت کے لیے دی جائے، جو تین ۳ سال تک ہو سکتی ہے، اور وہ جُرمانے کا بھی مُستَوجِب ہو گا"[۱]۔

---

(۱) دیکھیے: "مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان" باب ۱۵، مذہب سے متعلق جرائم کے بارے میں، ص۱۷۳۔

(۲) تعزیراتِ پاکستان (Pakistan Penal Code) کی شِق **۲۹۸ ج** میں مذکور ہے کہ "قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ، خود کو مسلمان ظاہر کرے، یا اپنے مذہب کو اسلام کے طَور پر موسوم کرے یا منسوب کرے، یا الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہو، یا تحریری، یا مَرئی نُقوش کے ذریعے، اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے، یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے، یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی اِحساسات کو مجروح کرے، اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید، اتنی مدّت کے لیے دی جائے گی، جو تین ۳سال تک ہو سکتی ہے، اور جُرمانے کا مُستَوجِب ہوگا"[۱]۔

"اِمتناعِ قادیانی آرڈیننس" پر قادیانیوں کی برہمی ومایوسی کا سبب

"امتناعِ قادیانی آرڈیننس" نافذ ہونے پر قادیانیوں نے بھرپور بَرہمی اور مایوسی کا اظہار کیا؛ کیونکہ اس آرڈیننس (Ordinance) کے ذریعے شعائرِ اسلام کی آڑ میں، قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر پر پابندی لگادی گئی تھی، جبکہ قادیانیوں کا مقصد اسلامی شعائر پر قبضہ کرنا، اسلام کا لیبل (Label) قادیانیوں پر چسپاں ومخصوص کرنا، اور مسلمانوں کو کافر ومرتَد قرار دے کر دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینا تھا، لیکن "اِمتناعِ قادیانی آرڈیننس" نافذ ہوجانے کے سبب ان کی اُمیدوں پر پانی پھر گیا، اور قادیانیت کو بطور اسلام دیکھنے والے حلقوں میں مایوسی پھیل گئی!۔

---

(۱) ایضًا، باب ۱۵، مذہب سے متعلق جرائم کے بارے میں، صـ۱۷۴۔

"قادیانیوں کے مذموم مقاصد" اور سپریم کورٹ کا ایک تاریخ ساز فیصلہ

قادیانی تمام تر سختیوں اور مشکلات کے باوُجود، شعائرِ اسلام کا استعمال ترک کیوں نہیں کررہے؟ اس کی ایک خاص وجہ اور مقصد ہے، جسے بے نقاب کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے ایک تاریخ ساز فیصلہ (1993 Scmr 1718) دیا، جس میں قادیانیوں کے مذموم مقاصد کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے، پیراگراف نمبر ۶۳ کے تحت یہ لکھا کہ "احمدیوں (قادیانیوں) نے بھی اپنی مرضِی سے ہمیشہ یہ چاہا ہے، کہ مذہبی اور مُعاشرتی لحاظ سے اُن کی جُداگانہ حیثیت ہو، عام حالات میں انہیں اپنے مقصد کے حاصل ہونے پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیے تھا، خصوصاً جب خود آئین نے ان کے لیے اس کی ضمانت دی، ان کی مایوسی وبَرہمی کا سبب یہ ہے، کہ وہ باقی ماندہ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر دائرۂ اسلام سے خارج کرنا، اور اسلام کا دُم چھلّا اپنے ساتھ لگائے رکھنا چاہتے تھے، لہذا انہیں شکوہ ہے کہ انہیں ملّتِ اسلامیہ سے غیر منصفانہ طَور پر خارج کیا گیا، اور غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، ان کی برہمی اور مایوسی کی وجہ یہ لگتی ہے، کہ اب وہ اسلام سے بے خبر اور غیر مسلموں کو اپنے مذہب میں شامل کرنے کی اسکیم (Scheme) پر کامیابی سے عمل نہیں کرسکتے! ۔

شاید یہی وجہ ہو کہ وہ اسلامی اَلقاب اور اِصطلاحات کو غصب کرنا چاہتے ہیں، کلمہ کا اِظہار کرکے اور اذان دے کر، خود کو مسلمان ظاہر کرنا چاہتے ہیں، اور اسلام کے پردہ میں قادیانیت کی تبلیغ واِشاعت کرنے کے خواہش مند ہیں، ایسا لگتا ہے کہ غیر مسلم کا لیبل (Label) ان کے عزائم میں رکاوَٹ بن گیا ہے"[۱]۔

---

(۱) "فتنۂ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے "اسلام اور احمدیت (قادیانیت) میں بُعد، ص۲۹۳، ۲۹۴۔

اسی فیصلے (Judgment) کے پیراگراف نمبر ۶۴ میں یہ بھی مذکور ہے کہ "احمدیوں (قادیانیوں) کی خواہش ہے، کہ مسلمانوں کے جملہ قابلِ احترام شعائر پر کسی نہ کسی طرح قبضہ کر لیا جائے، کہ وہ (قادیانی) اپنے مذہب کو مشکوک انداز اور پیغام کی صورت میں، اسلام کے طَور پر پہنچانا چاہتے تھے، اس مقصد کے لیے ان کی طرف سے اِمتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی مخالفت ومُزاحمت بالکل قابلِ فہم بات ہے، بہر حال آئین بھی ان کے راستہ میں حائل ہے؛ کیونکہ آرڈیننس (Ordinance) تو محض دستور کے منشا اور مقصد کو پورا کرتا ہے۔

ایسی صورتحال میں کسی قادیانی کے بارے میں -پہلے اس کے عقیدے کی ملامت کیے بغیر- یہ دعوی کرنا، اسے غور وخَوض کے لیے پیش کرنا، ظاہر کرنا، یا قرار دینا کہ وہ مسلمان ہے، نہ صرف آرڈیننس (Ordinance) کی صریح خلاف ورزی ہے، بلکہ دستور کے بھی مُنافی ہے، اس طرح کے واقعات ماضی میں رُونما ہو چکے ہیں، اور آئندہ بھی ہو سکتے ہیں، اور وہ ماضی کی طرح امن وامان کی سنگین صورتحال پیدا کرنے کا مُوجِب بن سکتے ہیں!"[1]۔

قادیانیوں پر "اقلیت" کا اِطلاق، آئینی و قانونی اعتبار سے درست نہیں

تعزیراتِ پاکستان کی شِق ۲۹۸ب، اور ۲۹۸ج کو بنیاد بنا کر، بعض لوگ (صحافی، سیاستدان اور جج صاحبان وغیرہ) دَبے لفظوں میں کڑی تنقید کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ مذہبی آزادی بلا امتیازِ مذہب، ہر شہری کا بنیادی حق ہے؛ کیونکہ آئین کے

---

(۱) ایضاً، ص۲۹۴۔

آرٹیکل ۲۰ کی شِق (A) یہ طے کرتی ہے کہ "ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے، اور اسے بیان کرنے کا حق ہو گا"[۱]۔ اور آرٹیکل ۲۰ کی شِق (B) یہ یہ کہتی ہے کہ "ہر مذہبی گروہ اور اس کے فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، ان کی دیکھ بھال اور ان کے انتظام کا حق حاصل ہو گا"[۲]۔

جہاں تک آئین کے آرٹیکل ۲۰ کی مذکورہ بالا دونوں شِقوں کا تعلق ہے، تو واقعی اس بات میں کوئی دو ۲ رائے نہیں پائی جاتی، کہ آئینِ پاکستان کے مطابق ہر شہری کو اقلیت واکثریت کی قَید کے بغیر، مذہبی آزادی کا حسبِ قانون پورا حق حاصل ہے، لیکن اہم بات یہ ہے کہ قادیانی پہلے اپنا غیر مسلم اقلیت ہونا ثابت کریں، اپنا مذہب بتائیں، اور اپنی مذہبی شناخت اور عقائد ونظریات بیان کریں، پھر اس کے بعد اپنے حقوق اور مذہبی آزادی کی بات کریں! ۔

جبکہ تادمِ تحریر، آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کی شِق ۳ کے دوسرے جُز (B) کے مطابق تو قادیانیت کوئی مذہب نہیں، بلکہ چند اَفراد کا ایک گروپ ہے[۳] جو آج تک نہ تو آئینِ پاکستان کو مانتا ہے، نہ ہی اپنے خود ساختہ گروپ کے اُصول وفُروع بتاتا ہے، بلکہ اسلام کے حسّاس عقائد میں جَعل سازی کرتا ہے، لہذا قادیانیوں کو اقلیتوں میں شمار کرنا، اور انہیں مذہبی آزادی کا حقدار قرار دینا، آئینِ پاکستان کی صریح خلاف ورزی اور غلط تشریح کے مترادِف ہے!۔

---

(۱) دیکھیے: "اسلامی جُمہوریہ پاکستان کا دستور" حصہ ۲، باب ۱، بنیادی حقوق، ص۱۲۔
(۲) ایضاً۔
(۳) دیکھیے: "اسلامی جُمہوریہ پاکستان کا دستور" حصہ ۱۲، باب ۵، توضیح، ص۱۷۴، ملخصاً۔

چنانچہ قادیانی اور ان کے لیے نرم گوشہ رکھنے والے صحافی، سیاستدان اور جج صاحبان اگر چاہتے ہیں، کہ قادیانیوں کے ساتھ دیگر اقلیتوں جیسا سُلوک رَوا رکھا جائے، اور انہیں بھی مذہبی آزادی دی جائے، تو پہلے انہیں (قادیانیوں کو) اسلام کا لبادہ اُتارنا ہوگا، اسلامی شعائر کو ترک کرنا ہوگا، قرآنِ حکیم کو قادیانی مذہب کی کتاب کے طَور پر پیش کرنے، اور مرزا قادیانی کے پیَرو کاروں کو "امیر المؤمنین"، "خلیفۃ المسلمین" اور "صحابی" قرار دینے سے باز آنا ہوگا! مرزا قادیانی کے اہلِ خانہ کو "اُم المؤمنین" اور "اہلِ بیت" کہنے کی روِش کو ترک کرنا ہوگا، اور "قادیانیت" کی بطور مذہب الگ شناخت اور پہچان بنانی ہوگی؛ تاکہ مسلمان ان کے اقوال وافعال، مذہبی کتابوں، اندازِ تبلیغ اور عبادت گاہ سے دھوکہ نہ کھائیں، اور ان کے دامِ فریب میں نہ آئیں! ۔

"اِمتناعِ قادیانی آرڈیننس" بنانے کا مقصد

امتناعِ قادیانی آرڈیننس[1] قادیانیوں کی مذہبی آزادی، یا انہیں حاصل شہری حقوق سَلب کرنے کے لیے ہرگز نہیں بنایا گیا، بلکہ یہ قانون بنانے کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا، کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر اپنانے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے سے روکا جاسکے! ورنہ پاکستان میں دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والی کئی اقلیتیں مَوجود ہیں، پھر آخر کیا وجہ ہے کہ آج تک کبھی یہ سننے میں نہیں آیا، کہ پاکستان کی قومی اسمبلی (National Assembly Of Pakistan) نے عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور پارسیوں (Persians) کے خلاف کوئی اِمتناعی آرڈیننس پاس کیا ہو؟!

(1) The Anti-Islamic Activities of Qadiani Group, Lahore Group and Ahmadis (Prohibition and Punishment) Ordinance 1984.

دیگر اقلیتیں "اسلامی شعائر" کا غلط استعمال نہیں کرتیں

اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ پاکستان میں رہنے والی اقلیتوں میں سے کبھی کسی عیسائی، ہندو، سیکھ یا پارسی نے خود کو مسلمان ظاہر نہیں کیا، کبھی اسلام کا لبادہ نہیں اوڑھا، کبھی اسلامی شعائر کا غلط استعمال نہیں کیا، کبھی کسی غیر مسلم نے اپنی عبادت گاہ پر مسلمانوں کی مسجد کی طرح مینار نہیں بنائے، اذان نہیں دی، نماز نہیں پڑھی پڑھائی، اور قربانی وغیرہ کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کی! وہ صرف اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرتے ہیں، لہذا قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بلاجواز کبھی ان کے خلاف قانونی کاروائی نہیں کی، ان کے گھروں پر چھاپے نہیں مارے، اور انہیں گرفتار کر کے جیلوں میں نہیں ڈالا! ۔

جبکہ مرزا قادیانی کے پیرو کار خود کو غیر مسلم تسلیم ہی نہیں کرتے، اپنے مذہبی عقائد اور شعائر کو واضح طَور پر بیان ہی نہیں کرتے، اپنی رُسومات اور مذہبی شناخت ہی نہیں بتاتے، بلکہ اس کے برعکس مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں، اور آئینِ پاکستان کی صریح خلاف ورزی کرتے ہیں! تو پھر کس منہ سے مذہبی آزادی اور اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں، اور کیوں مسلمانوں کے اسلامی شعائر اپنا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں؟!

قادیانیوں کے خلاف پولیس کاروائی کا جواز

جہاں تک قادیانیوں کے خلاف پولیس کاروائی کی بات ہے، تو یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا پولیس (Police) نے ہر قادیانی کے خلاف یہ کاروائی کی؟ یا پھر

تعزیراتِ پاکستان (Pakistan Penal Code) کی اعلانیہ خلافِ ورزی کرنے والے، صرف بعض مخصوص قادیانیوں کے خلاف کاروائی کی؟

ظاہر ہے پولیس کی تمام کاروائی صرف اُن قادیانیوں کے خلاف تھی، جنہوں نے آئین و قانون کی خلاف ورزی کی، تو اس کا سیدھا اور آسان مطلب یہ ہے، کہ اصل ایشو (Issue) قادیانیوں کی مذہبی آزادی نہیں، بلکہ مسلمانوں کے اسلامی شعائر کو اپنا کر، بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکا دینا، اور اسلامی شعائر کی آڑ میں انہیں قادیانی بنانا ہے۔ اسی قانونی خلاف ورزی (Violation) کے سبب قانون نافذ کرنے والے ادارے حرکت میں آتے ہیں، اور قادیانیوں کو آئین و قانون کی خلاف ورزی سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیانی اپنی حد سے باہر نہ نکلیں!

لہذا قادیانی لوگ اپنی نسلوں کو بھی یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کروادیں، کہ اُن کی مذہبی آزادی اور حقوق کا دائرہ وہاں پر ختم ہو جاتا ہے، جہاں سے اسلامی شعائر کا دائرہ شروع ہوتا ہے، اگر وہ اپنی حد میں رہیں گے تو آئین کے مطابق مکمل مذہبی آزادی اور حقوق انہیں حاصل رہیں گے، لیکن جہاں انہوں نے اسلامی شعائر کی خلاف ورزی کی، ان کا غلط استعمال کیا، یا اکثریت (مسلمانوں) کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی، تو آئین و قانون کے مطابق کاروائی ضرور کی جائے گی، چاہے اس کام کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو قادیانی عبادت گاہوں پر، مسجد کی طرز پر بنائے گئے مینار ہی کیوں نہ گرانے پڑیں! ۔

"مسجدِ ضِرار" کا گرایا جانا اقلیتوں پر ظلم نہیں تھا

یاد رکھیے! ایسا کرنا اقلیتوں پر ظلم ہرگز نہیں؛ کیونکہ تاریخِ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ جب منافقین نے مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے، اور باہم تفریق ڈالنے کے لیے "مسجدِ ضِرار" بنائی، تو اللہ تعالی نے حضور نبئ کریم ﷺ کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا، اور پھر رسولِ اکرم ﷺ کے حکم سے حضرت سیّدنا مالک بن دَخْشَم، اور حضرت سیّدنا مَعْن بن عدِی عجلانی رضی اللہ تعالی عنہما نے "مسجدِ ضِرار" کو گِرادیا، اور آگ لگا دی![1]۔

قرآنِ حکیم میں "مسجدِ ضِرار" کا ذکر واضح طَور پر مَوجود ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِیْقًۢا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُؕ وَ لَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۝۱۰۷ لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا﴾[2] "اور (کچھ مُنافق) وہ (ہیں) جنہوں نے (مسجدِ قُبا کو) نقصان پہنچانے (اور اُس کی جماعت منتشر کرنے) کو، اور (اللہ ورسول کے ساتھ) کفر کے سبب، اور مسلمانوں میں تفرِقہ ڈالنے کو، اور اس (ابوعامر راہب) کے انتظار میں (مسجد بنائی)، جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے، اور وہ (مُنافق) ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی چاہی، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں، اُس مسجد میں تم کبھی (نماز کے لیے) کھڑے نہ ہونا!"۔

---

(١) انظر: "شرح الزرقاني على المواهب" ثم غزوة تبوك، ٤/ ٩٧، ٩٨، ملخّصاً.

(٢) پ١١، التوبة: ١٠٧، ١٠٨.

"مسجدِ ضرار" اسلامی شعائر کے غلط استعمال کے باعث گِرائی گئی!

مسجدِ ضرار گرائے جانے اور جلائے جانے کا حکم، بارگاہِ رسالت سے صرف اس لیے جاری ہوا؛ کہ وہاں اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی سازشیں ہو رہی تھیں، اور اسلامی شعائر کا غلط استعمال کیا جارہا تھا۔ لہذا "مسجدِ ضرار" بنانے والے مُنافقوں کی طرح، اگر قادیانیوں نے بھی اپنی عبادت گاہوں پر مسجد کی طرح مینار بنانے کا سلسلہ ترک نہ کیا، قربانی کرنا نہ چھوڑا، اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر بند نہ کی، اور اسلامی شعائر کا غلط استعمال جاری رکھا، تو آئین وقانون کے مطابق پولیس (Police) اور قانون نافذ کرنے والے دیگر ادارے، ان کے خلاف ایکشن (Action) لیتے رہیں گے، اور ان کے خلاف عوامی ردِّعمل اور غیظ وغضب کے واقعات بھی رُونما ہوتے رہیں گے!۔

قادیانی تائب ہوں یا پھر اپنا غیر مسلم ہونا تسلیم کریں!

لہذا قادیانیوں کو اسلامی شعائر سے اگر اتنا ہی لگاؤ اور محبت ہے، تو پھر انہیں چاہیے کہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائیں، اور اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتے تو پھر اپنا غیر مسلم ہونا تسلیم کرلیں، اپنے مذہب کا نام اور عقائد بتائیں، اور آئینِ پاکستان (Constitution of Pakistan) کے مطابق جو جو حقوق حاصل ہیں اُن سے استفادہ کریں، اپنے کام سے کام رکھیں، اور اسلامی شعائر کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے ہرگز استعمال نہ کریں! ۔

قادیانیوں کے لیے "مذہبی آزادی" کا مطالبہ دُرست نہیں

قادیانیت نواز صحافی اور سیاستدان، جو آج کل الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) پر قادیانیوں کی مذہبی آزادی، اور ان کے حقوق سَلب

کیے جانے کا رونا رُو رہے ہیں، ان کا یہ مطالبہ اُس وقت تک درست نہیں، جب تک وہ قادیانیوں کو یہ بات تسلیم کرنے پر آمادہ نہ کرلیں، کہ وہ غیرمسلم اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، اسلام سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں، لہذا وہ اپنی الگ مذہبی شناخت بنائیں، اپنے عقائد ونظریات اور رُسومات کوبطور الگ مذہب بیان کریں، اسلامی شعائر کو مکمل طَور پر ترک کریں، اور دھوکہ وفریب سے کام نہ لیں! ۔

اگر قادیانی گروہ یہ سب کرنے پر آمادہ ہوجائے، اور اس کے باوُجود انہیں اپنے حقوق یا آئینِ پاکستان کے مطابق مذہبی آزادی حاصل نہ ہو، تو پھر قادیانیوں کے نمائندہ صحافی یا سیاستدان کے طَور پر، جناب مجیب الرحمن شامی اور فیصل سبزواری صاحب، جہاں چاہیں آواز بلند کریں، کوئی انہیں کچھ نہیں کہے گا! لیکن اصل مسئلہ کو سمجھنے سے پیشتر، دیوانوں کی طرح واویلا نہ مچائیں! نیز علمائے دِین کو توہین آمیز انداز میں مخاطب کرنے، اور انہیں ان کی ذِمّہ داریاں یاد دلانے سے بھی باز رہیں؛ کیونکہ علمائے دِین اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں، کہ ان کے مقام ومنصب کے تقاضے اور ذِمّہ داریاں کیا ہیں!۔

قادیانی لوگ مسلمانوں کی "ریڈلائن" عبور نہ کریں

علاوہ ازیں مرزا غلام قادیانی کے پَیروکار، اگر یہ چاہتے ہیں کہ پولیس (Police) انہیں تنگ نہ کرے، توانہیں اپنے مذہب تک محدود رہتے ہوئے، اسلامی شعائر کو ترک کرنا ہوگا؛ کیونکہ ایک جاہل سے جاہل شخص بھی یہ بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے، کہ اگر آپ کسی دوسرے کے گھر میں گھسنے کی کوشش کریں گے، تو صاحبِ خانہ کی طرف سے ردِّ عمل ایک فطری امر ہے! اور یہاں تو مسلمانوں کے اِیمان اور عقیدۂ ختمِ

نبوّت کا مسئلہ ہے، جو ہمارے لیے زندگی و موت سے بھی بڑھ کر ہے! لہذا قادیانی لوگ اپنی حُدود و قیود کو پہچانیں، اس سے باہر نکلنے اور مسلمانوں کی ریڈلائن (Red Line) عبور کرنے کی کوشش نہ کریں، اور مسلمانوں کی ریڈلائن (Red Line) عقیدۂ ختمِ نبوّت ہے۔

قادیانی لوگ شب وروز مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں

علاوہ ازیں پاکستانی پارلیمنٹ کے ذریعے آئینی طریقۂ کار سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے ہوئے، پچاس ۵۰ برس گزر چکے ہیں، لیکن اس کے باوُجود قادیانی لوگ اپنی شیطانی چالوں اور ارادوں سے باز نہیں آ رہے، بلکہ وہ شب وروز مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بُننے میں مصروف ہیں، قادیانی گروہ کی پُشت پر یہود ونصاریٰ کا ہاتھ ہے، ان کے اشاروں پر وہ پاکستانی عوام کے دِلوں میں، علمائے کرام کے خلاف نفرت کا بیج بو رہے ہیں، فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دے رہے ہیں، اقلیتوں کے حقوق کے نام پر پاکستان کو بدنام اور غیر مستحکم کر رہے ہیں، ملک دشمن عناصر کے ساتھ مل کر ملکی سلامتی کے خلاف سازشیں کرنا ان کا نصب العین ہے۔

لہٰذا بحیثیت ایک پاکستانی مسلمان، ہم سب پر لازم ہے کہ باہمی اتحاد سے ان سازشوں کو ناکام بنائیں، اور اپنے دِین ووطن کے خلاف کوئی بھی سازش کامیاب نہ ہونے دیں!!

عقیدۂ اسلام کو قادیانیوں سے شدید خطرہ ہے

ہمارے مسلمان نوجوان اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کہ عقیدۂ اسلام کو قادیانیوں سے شدید خطرہ ہے، اسلام اور پاکستان مخالف قوتیں، دنیا

بھر سے انہیں اَخلاقی و مالی طَور پر فنڈنگ (Funding) کر رہی ہیں، یہ اسرائیلی یہودیوں کی طرح کام کرتے ہوئے "رَبوَہ" (چناب نگر) سے نکل کر، رفتہ رفتہ ملک کے چاروں اَطراف میں پھیل رہے ہیں، زمینیں خرید خرید کر اپنے لوگ آباد کر رہے ہیں، اَفواجِ پاکستان اور حکومتی ایوانوں میں اپنے لوگ داخل کر رہے ہیں، سوشل میڈیا (Social Media) پر قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والی نوجوان اور خوبرُو لڑکیوں کے ذریعے، مسلمان نوجوانوں کو روزگار اور شادی کا جھانسہ دے کر گمراہ کرنے، اور قادیانی بنانے کا سلسلہ بھی زور و شور سے جاری و ساری ہے، لہٰذا ہمارے نوجوانوں کو اس فتنہ سے ہر دَم خبردار رہنے کی ضرورت ہے!۔

قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر کرنے والے پیجز اور گروپس کو رپورٹ کریں

نیز ایسے تمام فیس بُک گروپس (Facebook Groups) جن میں اسلام اور علمائے اسلام کے کردار پر کیچڑ اُچھالا جاتا ہو، یا انہیں بُرا بھلا کہہ کر اسلام سے متنفر کیا جاتا ہو، انہیں نفرت انگیز مواد (Hateful Content) شیئر (Share) کرنے کے جُرم میں، رپورٹ (Reports) کر کے فیس بُک انتظامیہ سے بلاک (Block) کروائیں! عقیدۂ ختمِ نبوّت کے مُنافی کسی بھی قسم کا مشکوک لٹریچر (Suspicious Literature) نظر سے گزرے تو اپنے علماء سے رابطہ کریں، اور ان سے رَہنمائی لے کر اس کا فَوری سدِّباب کریں!"[1]۔

---

(۱) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۰ء" ماہِ ستمبر، عقیدۂ ختمِ نبوّت اور قادیانی سازشیں، ۲/ ۱۴۴- ۱۴۷۔

علمائے دِین کی ذِمّہ داری

فتنۂ قادیانیت کی بیخ کنی کے لیے سب سے اہم ذِمّہ داری محراب و منبر سے وابستہ افراد، اور علمائے دِین پر عائد ہوتی ہے؛ کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے عالَمی طاقتیں پاکستان کے مذہبی قوانین، خاص طَور پر پاکستان پینل کوڈ (Pakistan Penal Code) کی شق 295C سے لے کر 298C تک ختم کرنا چاہتی ہیں، اور اس کام کے لیے وہ تمام ذرائع اور ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس وقت قادیانیوں کے لیے آزادئ مذہب، اور گستاخِ رسول کی سزائے مَوت کو، الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) پر موضوعِ بحث بناکر، رائے عامّہ ہموار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے! اگر ہم ان قوانین کا دِفاع کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے علمائے کرام کو ایک بار پھر نئے سرے سے، اپنی مَوجودہ نسل کو ان قوانین کی ضرورت واہمیت، اور بنیادی دلائل کو مَوجودہ صورتحال کے تناظُر میں واضح اور آسان الفاظ اور آسان لب ولہجے میں بیان کرنا ہوگا!۔

لہذا علمائے کرام کی بارگاہ میں گزارش ہے، کہ سب سے پہلے اپنا ایک متفقہ بیانیہ (Consensus Narrative) تیار کریں، اور پھر اسے سادہ اور عام فہم انداز میں لوگوں تک پہنچائیں؛ تاکہ کہیں کوئی مشکل یا اِبہام پیدا نہ ہو!۔

دعا

اے اللہ! عقیدۂ ختمِ نبوّت کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو نیست ونابُود فرما، ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو بھی عقیدۂ ختمِ نبوّت پر پہرہ دینے کی توفیق دے، قادیانیوں کے رُوپ میں یہود ونصاریٰ کی طرف سے، اسلام مخالف سازشوں کو

ناکام بنا، ہماری صفوں میں اتحاد پیدا فرما، اور ہمیں سچائی کے ساتھ اسلام کی مکمل تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.